زکوٰۃ کے مسائل

زکوٰۃ کا مفہوم:

زکوٰۃ کے لغوی معنیٰ ہیں پاک ہونا، بڑھنا، زیادہ ہونا ہیں۔

زکوٰۃ ادا کرنے سے نہ صرف مال پاک ہوتا ہے بلکہ زکوٰۃ ادا کرنے والے کا دل بھی ہوس سے پاک ہوجاتا ہے اسی طرح راہِ خدا میں زکوٰۃ ادا کرنے والے کا اللہ تعالیٰ مال بھی بڑھا دیتا ہے۔

اصطلاح میں زکوٰۃ سے مُراد وہ مال ہے جو نصاب کے تحت امراء سے لیا جاتا ہے اور قرآنی احکامات کے مطابق غرباء میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں صدقہ، انفاق فی سبیل اللہ اور قرضِ حسنہ کے الفاظ بھی زکوٰۃ کے لئے استعمال کیے جاتے ہیں۔

قرآن کی روشنی میں:

''اور جو لوگ سونا اور چاندی کو جوڑ کر رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے جس دن وہ (مال) تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں پھر اس مال سے داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں اور اُن سے کہا جائے گا یہ ہے وہ مال جو تم نے اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزا اس جوڑنے کا'' (التوبہ:۳۴)

حدیث کی روشنی میں:

ابنِ عمرؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اللہ اور رسول پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ وہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے''

حضرت جابرؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا:

جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی بے شک اس سے اللہ نے شرر (برائی) کو دور فرمایا۔

حضور ﷺ نے فرمایا:

جو لوگ زکوٰۃ دینا بند کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اُنہیں قحط میں مبتلا کر دیتا ہے۔

زکوٰۃ واجب ہونے کی شرطیں:

۱۔ مسلمان ہونا　　۲۔ بالغ ہونا

۳۔ عاقل ہونا　　۴۔ آزاد ہونا

۵ مالکِ نصاب ہونا

زکوٰۃ کا نصاب:

زکوٰۃ اُن لوگوں پر فرض ہے جن کے پاس ایک خاص مقدار میں سونا، چاندی، روپیہ یا سامانِ تجارت ہو اس خاص مقدار کو نصاب کہتے ہیں۔ مختلف اشیاء کا نصاب یہ ہے:

☆سونا، چاندی، روپیہ پیسہ یا تجارت پر زکوٰۃ:

(۱) سونا ساڑھے سات تولے

(۲) چاندی ساڑھے باون تولے

(۳) روپیہ، پیسہ اور سامانِ تجارت، سونے اور چاندی دونوں میں سے کسی ایک کی قیمت کے برابر ہو۔

(۴) سونا، چاندی، مالِ تجارت یا روپیہ پیسہ (کرنسی) ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر مالیت کے ہوں اور ضروریاتِ اصلیہ مثلاً رہائش ،لباس، خوراک، سواری، تعلیم وغیرہ سے زائد ہوں اور اس مال کو جمع کیے ہوئے پورا ایک سال گزر جائے اور کسی بھی استعمال میں نہ ہو تو ایسے مال پر اڑھائی فیصد (2.5%) کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی۔

☆مالِ مویشی پر زکوٰۃ:

(۵) بھیڑ اور بکریاں اگر کل ۴۰ ہوں تو ایک بکری پر زکوٰۃ لاگو ہوگی اگر ۱۲۰ ہوں تو دو جانور دینا ہوں گے اسی طرح دوسو (۲۰۰) سے زائد جانور ہوں تو تین جانوروں پر زکوٰۃ ہوگی۔

(۶) اگر تیس گائے یا بھینسیں ہوں تو زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی اور اگر تیس سے کم ہوں تو زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔

☆اگر ۳۰ گائیں ہوں تو اس پر ایک سال کا بچھڑا چاہے وہ مادہ ہو یا نر زکوٰۃ کے طور پر ادا کرنا ہوگا۔

☆اگر ۴۰ گائیں ہوں تو اس پر دو سال کا بچھڑا زکوٰۃ کے طور پر ادا کرنا ہوگا۔

☆اگر ۶۰ گائیں ہوں تو اس پر ایک، ایک سال کے دو بچھڑے زکوٰۃ کے طور پر ادا کرنے ہوں گے۔

(۷) پانچ سے نو (۹-۵) اُونٹ ہوں تو ایک جانور (بھیڑ یا بکری) زکوٰۃ کے طور پر دینا ہوگی، دس سے چودہ (۱۴-۱۰) اُونٹ ہوں تو دو بھیڑوں کے مطابق زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی اور اگر پندرہ سے اُنیس (۱۹-۱۵) اُونٹ ہوں تو تین بھیڑوں کی زکوٰۃ دی جائے گی، بیس سے چوبیس (۲۴-۲۰) اُونٹ ہوں تو چار بھیڑوں کی زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی اور اگر پچیس سے پینتیس (۳۵-۲۵) اُونٹ ہوں تو سال بعد ایک سالہ مادہ اُونٹ کو زکوٰۃ میں دینا ہوگا۔

☆زرعی پیداوار پر زکوٰۃ:

☆اگر زمین بارانی ہے یا چشموں کے پانی سے مفت سیراب ہوتی ہے تو اس کی کل پیداوار میں سے دسواں حصہ لیا جائے گا، یہ رقم مسلمان سے لیں تو عشر اور غیر مسلم سے لیں تو خراج ہوگا۔

☆اگر زمین قیمتاً سیراب ہو جیسے ٹیوب ویل یا نہری پانی سے تو پھر کل پیداوار پر نصف عشر یعنی پیداوار کا بیسواں حصہ وصول کیا جائے گا۔

☆زکوٰۃ کن لوگوں کو دی جاسکتی ہے؟

زکوٰۃ کے مصارف سات ہیں۔

(۱) فقراء (۲) مساکین (۳) عاملین (۴) المؤلفۃ قلوب (۵) رقاب (۶) غارمین (۷) فی سبیل اللہ (۸) ابن السبیل

۱۔فقراء:اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو کسی جسمانی معذوری کی وجہ سے روزی کمانے کے اہل نہ ہوں۔

۲۔مساکین:اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کے لئے لوگوں کا محتاج ہو، دوسروں سے سوال کرتا ہو۔

۳۔عاملین:اس سے مراد وہ کارکن ہیں جسے بادشاہ اسلام نے زکوٰۃ وعشر وصول کرنے کے لئے مقرر کیا ہو اور وہ زکوٰۃ جمع کر کے بیت المال یا فلاحی اداروں تک پہنچاتے ہوں انہیں کام کے لحاظ سے اتنا دیا جائے کہ وہ رقم زکوٰۃ جمع کرنے والوں اور اُن کے کارکنوں کو کافی ہو۔

۴۔المؤلفتہ قلوب:اس سے مراد اُن لوگوں کی مدد کرنا جو نو مسلم ہوں تا کہ اُن کی تالیف قلب ہو۔

۵۔رقاب:اس سے مراد غلاموں اور اُن لوگوں کو آزاد کرانے کے مصارف ہیں جو قید و بند میں ہوں۔

۶۔غارمین:ایسے لوگوں کے قرضوں کی ادائیگی کرنا جو نادار ہوں۔

۷۔فی سبیل اللہ:اس سے مراد جہاد فی سبیل اللہ اور تبلیغ دین میں جانے والوں کی مدد کرنا۔

۸۔ابن السبیل:اس سے مراد وہ مسافر ہے جو حالتِ سفر میں صاحبِ نصاب نہ ہو اگر چہ مکان و دولت رکھتا ہو۔

ادائیگی زکوٰۃ کے چند اصول:

☆زکوٰۃ صرف مسلمان سے لے کر مسلمان کو ہی دی جاسکتی ہے۔

☆وہ عزیز و اقارب جن کی کفالت شرعاً فرض ہو(مثلاً ماں، باپ، بیٹا، بیٹی، شوہر اور بیوی وغیرہ)انہیں زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی ہے البتہ دور کے عزیز غیروں کے مقابلے میں قابلِ ترجیح ہیں۔

☆اگر بہن صاحبِ نصاب نہ ہو تو بھائی اپنی بہن کو زکوٰۃ دے سکتا ہے اور اگر بہن سے محبت ہے تو زکوٰۃ کے علاوہ بھی مدد کرنی چاہئے۔

☆زکوٰۃ و صدقات میں افضل یہ ہے کہ پہلے اپنے قریبی رشتہ داروں کو دی جائے، پھر ان کی اولاد، پھر دور کے رشتے داروں کو، پھر پڑوسیوں کو، پھر اپنے گاؤں یا شہر کے رہنے والوں کو دی جائے۔

☆عام حالات میں ایک بستی کی زکوٰۃ اُسی بستی میں تقسیم ہونی چاہئے البتہ ایک بستی میں زکوٰۃ کے مستحق نہ ہونے کی صورت میں کسی دوسری بستی کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے یا ہنگامی صورتِ حال سیلاب، زلزلہ یا قحط وغیرہ کے موقع پر بھی ایک بستی سے زکوٰۃ کسی دوسری بستی کو دی جاسکتی ہے۔

☆اگر مقروض غریب و مفلس ہے صاحبِ نصاب نہیں تو قرض کے لئے دی گئی رقم کو زکوٰۃ میں بدلا جاسکتا ہے لیکن اگر مقروض غنی یا صاحبِ نصاب ہے تو اُس کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔

☆گاڑی اگر گھریلو یا کمرشل استعمال لے لئے ہے تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہوگی۔

☆اگر کوئی گاڑیوں کی خرید و فروخت کرتا ہے مثلاً اپنا شوروم ہے اور گاڑیاں اس کی اپنی ملکیت ہیں تو یقیناً یہ مالِ تجارت ہے لہٰذا گاڑیوں کی مالیت پر مقررہ شرائط کے تحت زکوٰۃ ادا ہو گی۔

☆سیونگ سرٹیفکیٹ ہو، انعامی بانڈز ہو یا ان جیسی اور تمسکاتِ مالیہ اصل میں مال ہی ہے سب کی مالیت پر زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہے۔

☆خالی زمین یا احاطہ اپنی ملکیت میں ہو اور اُسے خریدے ہوئے ایک سال گزر چکا ہو تو اُس پر بھی مقررہ نصاب کے مطابق زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی۔

☆زکوٰۃ دینے والے کو چاہئے کہ زکوٰۃ لینے والے کے مستحقِ زکوٰۃ ہونے کا ممکن حد تک اطمینان کر لیں۔

☆اہلِ بیت اور سیدوں کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی ہے غریب سادات کی مدد اور طریقوں سے کرنی چاہئے تا کہ ان کا احترام اور وقار قائم رہے۔

☆زکوٰۃ میں کسی کو مالک بنانا ضروری ہے اس لئے مسجد کی تعمیر، مردے کے کفن وغیرہ میں زکوٰۃ کا پیسہ لگانا جائز نہیں ہے۔

☆ زکوٰۃ کی رقم سے ضرورت کی اشیاء بھی خرید کر دی جاسکتی ہیں۔

☆ مستحق زکوٰۃ کو یہ بتانا ضروری نہیں کہ یہ پیسہ یا مال زکوٰۃ کا ہے۔

☆ رہائشی جامعات یا مدارس جہاں بچے زیرِ تعلیم ہوں، زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

حاصلِ کلام:

معاشرے میں دولت کو وہی حیثیت حاصل ہے جو انسانی جسم میں خون کو حاصل ہے اگر تمام خون صرف انسان کے دل میں جمع ہو جائے تو تمام اعضاء مفلوج ہو جائیں گے اسی طرح اگر دولت چند ہاتھوں میں جمع ہو جائے تو معاشرے کے دوسرے افراد ناداری اور افلاس کا شکار ہو جائیں گے اور وہ مختلف معاشرتی بیماریاں مثلاً چوری، ڈاکہ اور قتل وغیرہ میں مبتلا ہو جائیں گے اسی طرح مالدار بھی دولت کی فراوانی کی وجہ سے اخلاقی امراض مثلاً عیاشی، آرام کوشی، فکرِ آخرت سے غفلت شعاری کا شکار ہو جائیں گے لیکن اگر دولت امیر کے ہاتھ سے نکل کر قوم کے دوسرے افراد میں تقسیم ہو جائے گی تو غریب کی معاشی حالت بھی درست ہو جائے گی اور معاشرے سے برائیاں بھی ختم ہو جائیں گی۔